© rasailojaraid.com

کیلیے جو ھدایات دی ہیں اگران پر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو قرض میں آپ کو جس قدر نقصانات نظر آتے ہیں سب دور ہو جائیں گے اور مومن کا یہ عمل خیر سراسر برکت و خوبی کا سرچشمہ بن جائے گا۔

اصول و ضوابط:

(۱) سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم جب بھی قرض لیں اس کو تحریری معاہدہ میں لے کر آئیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

"یا أیھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ"

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم کسی وقت معین تک آپس میں ادھار کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔

ظاہر بات ہے جب تمہارے پاس باقاعدہ تحریر موجود ہوگی تو مطالبہ اور ادائیگی میں کوئی تنازع یا اختلافی امر الجھنیں پیدا کرنے کا موجب نہیں بنے گا۔

(۲) اگر ایک شخص پڑھا لکھا نہیں تو اس کو چاہیے کہ وہ کسی دوسرے سے لکھوالے جس طرح کہ قرآن مجید میں ہے کہ

" ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ولا یاب کاتب ان یکتب کما علمه الله ولیکتب"

ترجمہ: لکھنے والا تمہارا یہ معاہدہ انصاف سے لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے۔ اللہ نے جس طرح اسے یہ فن سکھایا ہے اسی طرح وہ اس کے بندوں کا کام کرے اور تحریر مرتب کرے۔

(۳) ابھی یہ سوال باقی ہے کہ یہ تحریر کسی کی جانب سے ہو اور اس میں کیا قلمبند کیا جائے تو اس کی پوری تفصیل اس ارشاد باری میں ہے

"ولیملل الذی علیه الحق ولیتق الله ربه ولا یبخس منه شیئا"

ترجمہ: اور چاہیے کہ لکھوائے (لکھنے والے کو) وہ شخص جس پر (دینے کا) حق ہے اور اللہ سے ڈرے جو اس کی پرورش کرتا ہے اور قرض دہندہ کا حق تسلیم کرنے میں کوئی کمی نہ کرے۔

یعنی جس نے قرض لیا ہے یہ ذمہ داری اس کی ہے کہ اس تحریر میں قرض لینے کا اقرار کرے حسب قرار وقت مقررہ پر پوری رقم وغیرہ ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرے اور قرض دہندہ کے وہ حقوق جو اسلامی قانون کی رو سے اسے حاصل ہیں ان پر کسی طرح کمی کرنے کی کوشش نہ کرے۔

(۴) لکھ دینے کے باوجود اس امر کا امکان ہے کہ بعد میں کوئی شخص اس بنا پر انکار کردے کہ تحریر تو ہوئی تھی لیکن اس تحریر کے مطابق کاروائی عمل میں نہیں آئی یا شرائط وغیرہ میری مرضی کے مطابق نہ تھیں تو اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم کے تقاضے کے مطابق اس خرابی کے انسداد کی تدبیر بھی ہدایت فرمادی فرمایا:

"و استشھدوا" گواہ بنالو۔

یعنی: (۱) ایسا معاملہ اور تحریر گواہوں کے روبرو عمل میں آنی چاہیے۔

(۲) گواہ دو مرد ہوں۔

(۳) اگر دو مرد میسیر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔

مندرجہ بالا صورت حال سے اگر انسان کسی سے قرض لے گا تو اس کا قرض لینا باعث رحمت بنے گا اور مصائب اور پریشانیوں سے بعید تر رہے گا۔

شان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قاری عبدالشکور طاہر گوندلوی، ایم۔اے

نبی کا پیارا ہے صدیق اکبرؓ
آنکھوں کا تارا ہے صدیق اکبر
رفیق سفر وہ رفیق حضر ہیں
وہ سب سے نیارا ہے صدیق اکبرؓ
امام صحابہ وہ رب کا ولی ہے
نہ علی سے خفا ہے، علی کا ولی ہے
نبی کے غلاموں کے دل کی کلی ہے
وہ عظمت کا تارا ہے صدیق اکبرؓ
پسند انکی رب کو اک اک ادا ہے
آقا پہ وہ جان و دل سے فدا ہے
جو رب کی رضا ہو وہ اس کی رضا ہے
وہ نبی کا دلارا ہے صدیق اکبرؓ
کفر و ضلالت میں دنیا تھی کھوئی
ظلم و جہالات میں بستی تھی سوئی
نہ رشد و ہدایت کو ملتی تھی ڈھوئی
چمکتا روشن ستارا ہے صدیق اکبرؓ
جب اسلام کا نام جانے نہ کوئی
نبوت و رسالت کو مانے نہ کوئی
رشتہ قرابت پہچانے نہ کوئی
بنا تب سہارا ہے صدیق اکبرؓ
شقاوت میں اپنے پرائے ہوئے سب
عداوت کو دل میں بٹھائے ہوئے سب
تھے قتل نبی کو آئے ہوئے
میدان میں اتارا ہے صدیق اکبرؓ
اک صیغے سے نبی نے پکارا تجھے
ساری دنیا سے نبی ہے پیارا تجھے
شب ہجرت چنا ہے سہارا تجھے
لاتحزن اشارہ ہے صدیق اکبرؓ
صداقت، شرافت، شناخت ہے انکی
امانت و دیانت ضمانت ہے انکی
قیادت سیادت، خلافت ہے انکی
طاہر ہمارا ہے صدیق اکبرؓ

© rasailojaraid.com